روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر : نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 182 | بدھ 18 ربیع الاول 1416ھ، 16 ظہور 1374ہش، 16 اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت باسعادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ہماری نیک دعائیں آپ کے لئے) کو یکم اگست 1995ء کو نواسہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترمہ صاحبزادی یاسمین رحمان مونا صاحبہ اور محترم کریم اسعد احمد خان صاحب کا پہلا بیٹا ہے نومولود کا نام جلیس احمد رکھا گیا ہے۔ یہ بچہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب اور مکرمہ سلمٰی مبارکہ سعید صاحبہ کا پوتا ہے۔

اس پر مسرت موقعہ پر ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور جملہ قارئین کرام کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ پاکیزہ وجود بنائے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی اولاد کے حق میں تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے (کلام الٰہی) میں آیا ہے (ہر ایک اپنے طریق پر عمل کر رہا ہے) بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں، تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا برا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔

خُلق سے ہماری مراد شیریں کلامی ہی نہیں بلکہ خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ سب خَلق کہلاتے ہیں اور اس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلق ہے۔ مثلاً عقل، فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں اور خُلق کو خَلق پر اس لئے ترجیح ہے کہ خَلق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابلِ علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا، لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 100)

خوبیوں کو حدود کے اندر ظاہر کرنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ فطرتی جذبات ہیں کہ اچھائی کو ظاہر کیا جاتا ہے اور برائی کو چھپایا جاتا ہے، لیکن ان جذبات اور تقاضوں کی بھی حدود ہوتی ہیں۔ اور ان حدود کے اندر کام کیا جاتا ہے۔ فطرتی تقاضا یا جذبہ ہونے کے یہ معنے نہیں کہ حدود کو چھوڑ دیا جائے۔ مثلاً کھانا پینا فطرتی تقاضے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص حد سے زیادہ کھائے گا تو بیمار ہو گا۔

اسی طرح غصہ و محبت فطرتی جذبے ہیں، لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ انسان ہر وقت غصہ میں رہے۔ یا ہر ایک جگہ اور ہر کسی سے محبت کرتا پھرے۔ پس اسی طرح یہ فطرت ہے کہ خوبی کو ظاہر کیا جائے۔ اور برائی کو چھپایا جائے، لیکن ان کی بھی حدود ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان ہر خوبی کو ظاہر کرتا پھرے۔ یا ہر برائی چھپائے

بعض خوبیاں چھپائی جانی چاہئیں۔ اور بعض نقصوں کا اظہار ضروری ہوتا ہے مثلاً جن لوگوں پر کوئی ذمہ واری ملک یا قوم یا جماعت کی طرف سے عائد ہو۔ اور ان سے اس میں کوتاہی ہو۔ تو اس کا ان کو اظہار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی جرنیل ہو۔ اس کو حکم دیا جائے کہ وہ فلاں مقام پر جائے مگر وہ نہ جا سکے۔ یہ ایک نقص ہے اور غلطی ہے اب اس کا فرض یہ ہے کہ وہ بتائے کہ میں اس مقام پر نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ اس کی غلطی کا اثر اس کی ذات تک ہی نہیں۔ بلکہ قوم پر

باقی صفحہ 7 پر

ربوہ میں یوم آزادی کی تقریبات

ربوہ : 14 اگست۔ ربوہ میں پاکستان کا یوم آزادی عقیدت و احترام اور جوش و خروش سے منایا گیا۔ عمارتوں پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ اور چراغاں کیا گیا۔

اس موقع پر مختلف اداروں نے تقریبات کا اہتمام کیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں دو روزہ صنعتی نمائش منعقد کی۔ جس کا افتتاح مکرم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب نے کیا اس موقع پر سید محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کرائی۔ مجلس نابینا نے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں متعدد احباب نے اس دن کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ایک تقریب نصرت جہاں اکیڈمی میں بھی منعقد ہوئی جس میں شہر کے عمائدین نے شرکت کی۔ مکرم راجہ فاضل صاحب نے ابتدائی کلمات پیش کئے۔ اس کے بعد دو بچوں اور دو بچیوں نے قیام پاکستان کے بارے میں تقاریر کیں۔ پھر قومی ترانہ کورس کی شکل میں گایا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی نظم نونہالان جماعت ترنم سے پیش کی گئی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے تحریک پاکستان کے بارے میں تقریر کی۔ آخر میں اس تقریب کے صدر، صدر عمومی ربوہ مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب نے صدارتی ریمارکس میں تحریک پاکستان کے اغراض و مقاصد اور اس میں جماعت احمدیہ کے کردار کا تذکرہ کیا۔

تقریب میں پرچم کشائی کا اعزاز بھی مکرم کرنل ایاز صاحب کے حصہ میں آیا۔ سکول کے چاق و چوبند بچے قومی پرچم کے گرد پہرہ دے رہے

باقی صفحہ 7 پر

خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

16- ظہور 1374 ھش　　16 - اگست 1995ء

پاک اخلاق کیلئے اوپر سے قوت

انسان نیکی کی طرف مائل ہو تو وہ عمدہ اخلاق نہ صرف دکھلاتا ہے بلکہ ہر موقعہ پر عزم کے ساتھ کوشش کرتا ہے کہ وہ عمدہ اخلاق دکھلائے۔ یہ بات اس کی نیکی کو بھی بڑھاتی ہے اور اس کے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنانے میں مد بھی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن انسان آخر انسان ہے۔ خطا کا پتلا ہے اور کمزوری کا پیکر۔ اس لئے وہ از خود اپنی ہر کوشش کو کامیاب نہیں بنا سکتا۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اس کی ہر کوشش صحیح سمت کی طرف اسے لے جانے والی ہو۔ ہو سکتا ہے وہ کسی غلط بات کی طرف چل پڑا ہو۔ جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے وہ اخلاق فاضلہ کا حصہ نہ ہو۔ اور جو کچھ وہ نہیں کرنا چاہتا اسے وہ ضد و تعصّب کی وجہ سے چھوڑ رہا ہو حالانکہ اسی کا نام اخلاق فاضلہ ہو۔ پس اس کیفیت کے پیش نظر یہ انتہائی ضروری ہے کہ اسے کسی اور جگہ سے رہنمائی ملے۔ اور وہ رہنمائی بھی ایسی ہو کہ جس میں نہ کوئی شک و شبہ ہو اور نہ اس کے غلط راستے پر لے جانے کا امکان۔ ایسی رہنمائی جیسا کہ ہم سب سمجھ سکتے ہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے مل سکتی ہے۔ وہی ہر چیز کی کنہ کو جانتا ہے اسی کو معلوم ہے کہ اخلاق فاضلہ کی حقیقت کیا ہے اور کون سی ایسی باتیں ہیں جو اچھے اخلاق میں داخل ہیں۔ پس اگر ہم اس سے رہنمائی مانگیں تو یقیناً ہمارا قدم صحیح سمت کی طرف اٹھتا چلا جائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راست بازوں کا معجزہ ہے۔ جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے۔ وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بد نظری، بد خیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے۔ تم میں داخل نہ ہو۔ تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔"

اور جو شخص اسی طرح کمزوری کا پتلا رہے اور تاریکی میں پڑا رہے۔ اس سے اخلاق فاضلہ کب ظاہر ہو سکتے ہیں۔

بساری دنیا میں ہے ہر فردِ جماعت کی دعا
جلسۂ سالانہ کی برکات جاری ہی رہیں
آسماں نازل کرے ہر لمحہ افضالِ خدا
اور خلوصِ دل کے جذبے ہم پہ طاری ہی رہیں

ابو الاقبال

نُورِ سَحر

اُجلے اُجلے نُور کی زد میں تاریکی دَم توڑ رہی ہے
چاک گریباں، وقفِ جُنوں کہساروں سے سر پھوڑ رہی ہے
شب بھر اپنوں بیگانوں کے کِس بَل پر اِترائی تھی
اب مایوس امیدیں لے کر میداں سے منہ موڑ رہی ہے

اب تم دیکھو گے ہر ذرّے سے خورشید ہویدا ہو گا
ان دھندلے کہساروں سے اک طُور کا جلوہ پیدا ہو گا
میدانوں کے دامن سے پھُوٹیں گی نُور کی ایسی کرنیں
خاک کے ذرّوں پر افلاک کا تارہ تارہ شیدا ہو گا

رات بہت تاریک تھی لیکن رات کا تو انجام یہی ہے
ہر ظلمت کو نُور بنا دے، نُورِ سَحر کا کام یہی ہے

نُورِ فطرت
2-8-1950

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 16-اگست ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر10 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ سینے کی کلاس
6-00 کلام الٰہی کلاس۔ ترجمہ کلام الٰہی کی کلاس نمبر74
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب سے ایک انٹرویو
7-40 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات 17-اگست ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 خبریں
4-30 احمدیہ ٹیلیویژن ورائٹی۔ انڈونیشیا کی کی آزادی کی 50ویں سالگرہ پر خصوصی پروگرام
7-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل القرآن حصہ چہارم
7-45 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعہ 18-اگست ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر10 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 خطبہ-لائیو
6-40 نظم
6-45 ملاقات۔ اردو بولنے والے دوستوں کے ساتھ (18-8-1995)
7-45 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8-50 کل کے پروگرام

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

قربانی کا ماحول

الفضل ۲۹۔ نومبر ۱۹۳۴ء کے مطابق حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

"کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ماحول ٹھیک ہو اور گردوپیش کے حالات موافق ہوں۔ اگر گردوپیش کے حالات موافق نہ ہوں تو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ان کے اندر نیکی کرنے کا مادہ بھی موجود ہوتا ہے اور جذبہ بھی۔ مگر وہ ایسا ماحول نہیں پیدا کر سکتے جس کے ماتحت صحیح قربانی کر سکیں۔ پس ماحول کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے میرے ایک بچہ نے ایک دفعہ ایک جائز امر کی خواہش کی۔ تو میں نے اسے لکھا کہ یہ بے شک جائز ہے مگر تم یہ سمجھ لو کہ تم نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور تم نے دین کی خدمت کا کام کرنا ہے۔ اور یہ امر تمہارے لئے اتنا بوجھ ہو جائے گا کہ تم دین کی خدمت کے رستہ میں اسے نبھا نہیں سکو گے۔ اور یہ تمہارے رستہ میں مشکل پیدا کر دے گا۔

تو میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے لوگ نیکیوں سے اس لئے محروم رہ جاتے ہیں کہ وہ ماحول پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ صرف یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے جب کہا کہ قربانی کریں گے تو کر لیں گے حالانکہ یہ صحیح نہیں......... مجھے ہزار ہا لوگوں نے لکھا ہے کہ ہم قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اور جنہوں نے نہیں لکھا وہ بھی اس انتظار میں ہیں کہ سکیم شائع ہو لے تو ہم بھی شامل ہو جائیں گے۔ مگر میں بتاتا ہوں کوئی قربانی کام نہیں دے سکتی جب تک اس کے لئے ماحول پیدا نہ کیا جائے۔ یہ کہنا آسان ہے کہ ہمارا مال سلسلے کا ہے۔ مگر جب ہر شخص کو کچھ روپیہ کھانے پر اور کچھ لباس پر اور کچھ مکان کی حفاظت یا کرایہ پر۔ کچھ علاج پر خرچ کرنا پڑتا ہے اور پھر اس کے پاس کچھ نہیں بچتا۔ تو اس صورت میں اس کا یہ کہنا کیا معنی رکھتا ہے کہ میرا سب مال حاضر ہے۔ اس قسم کی قربانی نہ قربانی پیش کرنے والے کو کوئی نفع دے سکتی ہے اور نہ سلسلے کو بھی اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سلسلہ اس کے ان الفاظ کو کہ میرا سب مال حاضر ہے کیا کرے۔ جبکہ سارے مال کے معنے صفر کے ہیں۔ جس شخص کی آمد سو روپیہ اور خرچ بھی سو روپیہ ہے وہ اس قربانی سے سلسلہ کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ جب تک پہلے خرچ کو سو سے نوے پر نہیں لے آتا۔ تب بے شک اس کی قربانی کے معنے دس فی صدی قربانی کے ہوں گے......... پس ضروری ہے کہ قربانی کرنے سے پیشتر اس کے لئے ماحول پیدا کیا جائے۔ اس کے بغیر قربانی کا دعویٰ کرنا۔ ایک نادانی کا دعوٰی ہے یا منافقت۔

یاد رکھو کہ یہ ماحول اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ نہ ہوں۔ مرد اپنی جانوں پر عام طور پر پانچ دس فی صدی خرچ کرتے ہیں۔ سوائے ان عیاش مردوں کے جو عیاشی کرنے کے لئے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ ورنہ کنبہ دار مرد عام طور پر اپنی ذات پر پانچ دس فی صدی سے زیادہ خرچ نہیں کرتے۔ اور باقی نوے پچانوے فی صدی عورتوں اور بچوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے بھی کہ کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ ان کے آرام کا مرد زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ پس ان حالات میں مرد جو پہلے ہی پانچ سے دس یا زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس فی صدی اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں اور جن کی آمدنی کا اسی نوے فی صدی عورتوں اور بچوں پر خرچ ہوتا ہے اگر قربانی کرنا بھی چاہیں تو کیا کر سکتے ہیں۔ جیب عورتیں اور بچے ساتھ نہ دیں۔ اور جب تک وہ یہ نہ کہیں کہ ہم ایسا ماحول پیدا کر دیتے ہیں کہ مرد قربانی کر سکیں۔

پس تیسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ قربانی کے لئے پہلے ماحول پیدا کیا جائے اور اس کے لئے ہمیں اپنے بیوی بچوں سے پوچھنا چاہئے۔ کہ وہ ہمارا ساتھ دیں گے یا نہیں۔ اگر وہ ہمارے ساتھ قربانی کے لئے تیار نہیں ہیں تو قربانی کی گنجائش بہت کم ہے۔ مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کا بھی یہی حال ہے۔ جسم کو تکلیف پہنچانا کس طرح ہو سکتا ہے جب تک اس کے لئے عادت نہ ڈالی جائے۔ جو مائیں اپنے بچوں کو وقت پر نہیں جگاتیں وقت پر پڑھنے کے لئے نہیں بھیجتیں ان کے کھانے پینے میں ایسی احتیاط نہیں کرتیں کہ وہ آرام طلب اور عیاش نہ ہو جائیں وہ قربانی کیا کر سکتے ہیں۔ عادتیں جو بچپن میں پیدا ہو جائیں وہ نہیں چھوٹتیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بہت بڑے ایمان سے دب جاتی ہیں مگر جب ایمان میں ذرا سی کمی آئے پھر عود کر آتی ہیں۔ پس جانی قربانی بھی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک عورتیں اور بچے ہمارے ساتھ متحد نہ ہوں۔ جب تک مائیں متحد نہیں ہوں گی۔ تو وہ روز ایسے کام کریں گی جن سے بچوں میں سستی اور غفلت پیدا ہو۔ پس جب تک مناسب ماحول پیدا نہ ہو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

تب اور اب

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یکم جولائی ۱۹۵۵ء کو ہیگ ہالینڈ میں اپنے خطبہ میں فرمایا:۔

"برادران کل صبح میں آپ کے ملک سے جا رہا ہوں اور طبعی طور پر یہ جدائی مجھے شاق گزر رہی ہے۔ افسوس ہے کہ میں یہاں ایسے وقت میں آیا جب کہ میں بیمار تھا۔ اور اس بیماری کی وجہ سے میری نظر، کان اور قوت یادداشت کافی حد تک اثر پذیر ہے۔ اس لئے میں احباب کے چہروں اور ان کے ناموں کو بہت جلد بھول جاتا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے بھائی یہ محسوس نہ کریں کہ میں ان کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بعض اوقات میں ان کے چہروں کو بھول جاتا ہوں اور دوسرے سے پوچھتا ہوں کہ وہ صاحب کون ہیں۔ پس یہ بات صرف میری بیماری کی وجہ سے ہے۔ عدم توجہ کی وجہ سے نہیں .... میں یہاں تھوڑے عرصہ کے لئے آیا تھا اور جلد ہی آپ لوگوں سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اور موجودہ حالات میں یہ خیال نہیں کر سکتا کہ دوبارہ جلد آپ کے پاس آسکوں گا

...... جب میں جوانی کو پہنچا تو اس وقت میں نے اپنا ایک اخبار الفضل نامی جاری کیا تھا۔ بلکہ اس سے بھی پہلے جب میں چودہ سال کی عمر کا تھا تو میں نے ایک ماہوار رسالہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نکالا تھا۔ اور پہلا مضمون جو میں نے اس میں لکھا اس کا مضمون یہ تھا کہ تم یہ نہ دیکھو کہ اس وقت احمدی کتنے ہیں بلکہ قدرت کے کام کی طرف دیکھو۔ تم دیکھتے ہو کہ بڑے بڑے جنگلات جو سینکڑوں میل میں پھیلے ہوئے ہیں یہ چھوٹے سے بیج سے شروع ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک چھوٹا سا بیج اس زمین میں بویا گیا اور اس نے اس زمین پر جڑیں پکڑ لی ہیں۔ اب اس سے ایک عظیم الشان درخت پیدا ہوا ہے۔ ...... اب تم اس زمانے پر جس میں میں نے یہ مضمون لکھا نظر ڈالو اور جماعت کی موجودہ حالت کو دیکھو تمہیں پتہ لگے گا کہ ہماری جماعت نے کیسی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی شفقت

میاں غلام محمد صاحب اختر لکھتے ہیں:۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اپنے خدام سے بڑی محبت تھی۔ آپ کی محبت کا ایک واقعہ یوں ہے کہ ایک دن آپ سیر کو تشریف لے گئے تھے۔ خاکسار اور محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بھی ساتھ تھے۔ سیر سے واپسی پر جب آپ موٹر سے اترے اور قصر امامت کی سیڑھیوں تک پہنچے تو چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے ایک خاص دوستانہ انداز میں خاکسار سے چٹکی لی۔ گویا وہ مجھے کوئی خاص بات یاد کرا رہے ہیں۔ بات یہ تھی کہ وہ مجھ سے کئی بار حضرت صاحب سے عطر لینے کے لئے کہہ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ میرے ذریعہ وہ حضرت صاحب تک اپنی یہ خواہش پہنچا دیں۔ چنانچہ جونہی چوہدری صاحب نے میرے چٹکی لی تو میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب بھی ازراہ شفقت خدام نوازی پر مائل ہیں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ چوہدری اسد اللہ خان میرے چٹکیاں لے رہے ہیں۔" آپ فرمانے لگے۔ "چٹکیاں تو محبت سے لی جایا کرتی ہیں۔ چوہدری صاحب بھی آپ سے محبت ہی کا اظہار کر رہے ہوں گے۔" میں نے عرض کیا۔ میرے ساتھ محبت کے اظہار میں دراصل آپ سے عطر کے لئے درخواست ہو رہی ہے۔ آپ متبسم ہوئے اور فرمایا کہ "ذرا ٹھہر جائیں۔" مجھے حضرت ام ناصر کی خدمت میں کسی کام کے لئے بھجوا دیا۔ میں واپس آیا تو مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کے ہاتھ میں حضرت صاحب کی طرف سے عطا کردہ ایک عطر کی شیشی تھی۔ شیشی دیکھتے ہی میں نے کہا کہ میرا حصہ بھی دیدو۔ چوہدری صاحب کہنے لگے کہ نہیں یہ تو حضرت صاحب نے مجھے ہی عنایت فرمائی ہے۔ یہ بات حضرت صاحب نے بھی سن لی تو فرمایا۔ "ہاں اسی لئے تو میں نے تمہیں دوسری طرف بھجوا دیا تھا (اس واقعہ کا ذکر مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے بھی کیا ہے (ادارہ) چنانچہ میں دل گرفتہ سا ہو گیا اور اسی انداز میں ہم سب واپس آ گئے۔ حضرت صاحب نے میرا چہرہ پڑھ لیا تھا کہ گویا اسے اس محرومی کا بہت احساس ہے۔

دوسرے ہی دن میں انجمن کے کاغذات پیش کرنے کے لئے حسب معمول حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ضروری کاغذات دکھائے۔ ہدایات لیں اور جب واپس آنے لگا۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ "ذرا ٹھہرو۔" چنانچہ میں رک گیا آپ اندر تشریف لے گئے اور چند ہی لمحوں کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک نفیس اور خوبصورت چھڑی تھی جو کہ عرصہ سے آپ کے استعمال میں تھی آپ نے وہ چھڑی میز پر رکھی اور فرمانے لگے کہ "لو یہ چھڑی تمہارے لئے ہے۔"

عطر سے محرومی کا احساس تو مجھے تھا لیکن حضرت صاحب نے اس طور پر مجھے چھڑی کا تحفہ دے کر نوازا کہ میں مسرور بھی تھا اور ایک روز قبل کے جذبات پر نادم سا بھی۔

وہ چھڑی اب بھی میرے پاس بطور تبرک محفوظ ہے اور محرومیوں کے کئی احساسات کو سکون و اطمینان کی لہروں میں چھپا لیتی ہے۔

خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق- لندن

ایک یادگار سفر

جامعۃ المبشرین کی درس گاہ سے "شاہد" کی ڈگری حاصل کرکے میں وکالت تبشیر میں حاضر ہو گیا- محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تھے- وکالت تبشیر نے حسب معمول حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے خاکسار کی تعیناتی کے بارہ میں استفسار کیا تو جواب آیا کہ اسے انگلستان بھجوادیا جائے-

میری شادی کو صرف تین سال ہوئے تھے- ایک بیٹا منیر احمد پیدا ہو چکا تھا- میرے والد صاحب کی خواہش تھی کہ میری بیوی اور بچہ میرے ساتھ ہی جائیں لیکن ان دنوں مربیان کے ساتھ اکثر ان کے اہل وعیال نہیں بھجوائے جاتے تھے- اور بعض مربیان تو سالہا سال بغیر اہل و عیال کے ممالک غیر میں خدمت دین کر رہے تھے- سلسلہ کے مالی حالات بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ مربیان کے ساتھ ان کی فیملیاں بھی جائیں- یہ تو عمومی رنگ تھا- پہلی دفعہ جانے والوں کے ساتھ ان کی بیویوں اور بچوں کے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا- میں نے یہ تمام باتیں حضرت والد صاحب کی خدمت میں عرض کر دیں- انہوں نے فرمایا کہ کوشش کرنے میں تو کوئی ہرج نہیں- میں دعا کروں گا- مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو قبول کرے گا- اس لئے تم حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست بھجوادو- اور دعاؤں کے ذریعہ اپنی منظوری کی امید رکھو- چنانچہ میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں درخواست بھجوادی- نتیجہ وہی نکلا جس کا ڈر تھا- یعنی حضرت صاحب نے درخواست نامنظور فرماتے ہوئے تحریر فرمایا کہ سلسلہ تمہاری فیملی تمہارے ساتھ بھجوانے کے اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا- میں نے حضرت والد صاحب کو اطلاع دی تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا- کہ حضرت صاحب کی خدمت میں دوبارہ درخواست بھجوا کر عرض کرو کہ اگر آپ میری فیملی کو ساتھ بھجوانے کی منظوری عطا فرمادیں تو ان کو اپنے ساتھ لے جانے پر جو خرچ ہو گا وہ میں خود ادا کروں گا اور سلسلہ سے کوئی مطالبہ نہیں کروں گا میں نے یہ درخواست بھجوادی جو حضرت صاحب نے منظور فرمائی اور حکم فرمایا کہ اخراجات سفر کے علاوہ انگلستان میں بھی اپنی بیوی اور بچے کے اخراجات کے تم خود ذمہ دار ہو گے-

کراچی سے بحری جہاز Caledonia پر ہماری ریزرویشن تھی یہ جہاز Anchor Line کمپنی کا تھا اور ایک کلاس کا جہاز تھا- جمعہ مورخہ 23 جنوری 1959ء کو بعد دوپہر روانگی کا وقت مقرر تھا- جمعہ سے فارغ ہو کر، خاکسار بمع اپنی بیگم اور بچہ منیر احمد کراچی کی بندرگاہ پر پہنچا- وقت رخصت علاوہ اور احباب کے برادران ڈاکٹر سعید احمد خان اور ڈاکٹر بشارت احمد بھی موجود تھے- مکرم خلیل الرحمان صاحب سیکرٹری ضیافت نے لمبی پر سوز دعا کروائی اور ہم جہاز پر سوار ہو گئے- ہمارا الگ کیبن تھا- جس کا نمبر 10-B تھا- نہایت آرام دہ کیبن تھا- دو بیڈز کے علاوہ بچے کے لئے پنگھوڑے کا بھی انتظام تھا- کیبن ہی میں گرم و سرد نلکوں کا بھی انتظام موجود تھا- ہم اپنے کیبن میں منتقل ہو گئے- یہ کیبن سمندر کی طرف تھا- اور کیبن میں ایک کھڑکی سے سارا وقت پانی نظر آتا تھا-

شام ساڑھے چھ بجے جہاز نے لنگر اٹھائے- روانگی کا اعلان ہوا- اور جہاز آہستہ آہستہ کھلے سمندر کی طرف سرکنا شروع ہوا- یہ نظارہ بے حد جذباتی اور رقت آمیز تھا- رخصت کرنے والوں اور رخصت ہونے والوں کی آنکھوں نے شدت جذبات سے برسنا شروع کر دیا- بعض مسافر تو اونچی آواز میں رو رہے تھے اور ان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں خود میری حالت بھی غیر ہو رہی تھی- اور ذہن میں ایک تلاطم برپا تھا- کہ زندگی خدمت دین کے لئے وقف تو کر دی لیکن کیا وقف کے تقاضوں کو پورا بھی کر سکو گے- کیا میں قربان گاہ وقف پر اپنے جذبات- احساسات- عزت و مال و جان اور جو کچھ میرے پاس ہے قربان بھی کر سکوں گا یا نہیں؟ کیا میں اپنی بقیہ زندگی کو تابع مرضی مولا کر سکوں گا؟ ایک طرف اس عظیم کام کا خیال تھا جو بطور مربی سلسلہ میرے سپرد کیا جا رہا تھا- دوسری طرف اپنی علمی کم مائیگی- روحانی کمزوریوں اور اپنی بے عملیوں کا خیال آتا تھا تو دل گھبراہٹ سے لرزنے لگتا- غرض ایک عجیب کیفیت تھی جس میں سے میں گزر رہا تھا- ان خیالات نے میری طبیعت کو گداز کر دیا اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں برسنے لگیں- اور میں نے بڑی رقت کے ساتھ اپنے مولا کے حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا- مولیٰ کریم- اگر تیرا فضل شامل حال نہ ہو- اور تیری طرف سے توفیق نہ ملے اور تو میرا مددگار نہ ہو- تو میرے لئے اس بوجھ کو اٹھانا مشکل ہی نہیں بالکل ناممکن ہے- پس جب تو نے محض اپنے فضل سے اس ایک ناکارہ وجود کو یہ عظیم خدمت سپرد کی ہے تو تو ہی میری مدد بھی فرما- مجھ پر اپنی صفت ستار العیوب کا سایہ رکھیو- اور میری پردہ پوشی فرمائیو- اور روح القدس سے میری مدد فرما-

خیر لمبی دعا سے فارغ ہو کر جب ارد گرد نظر دوڑائی تو ہر طرف پانی ہی پانی کی حکمرانی نظر آئی- ساحل نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا- ہوائیں خنکی آچکی تھی- اس لئے ہم اپنے کیبن میں چلے گئے- میری بیوی سلیمہ بیگم بھی شدت جذبات سے نڈھال تھیں- سات سمندر پار کا یہ ہم دونوں کا پہلا سفر تھا- ہم دونوں کے والدین زندہ تھے- جنہوں نے ہمیں آنسوؤں کے ساتھ رخصت کیا تھا- ہم دونوں کو وہ یاد آئے اور ہم نے مل کر ان کی یاد سے دلوں کو ان کے بارہ میں باتیں کرکے گرمانا شروع کیا- ان دنوں میں سات سمندر پار جانے والے جلد واپس نہ لوٹتے تھے- اور اکثر تو یورپ کے ہی ہو کر رہ جاتے تھے اس لئے طبعاً جب لوگ سفر یورپ پر روانہ ہوتے تھے تو ان کے رشتہ داروں کا شدت غم سے برا حال ہوتا تھا- اور مجھے بار بار اپنی ماں کا خیال آ رہا تھا- جو کمزور دل واقع ہوئی تھیں اور میں ان کا سب سے بڑا بیٹا تھا- اور میرے ربوہ سے روانہ ہونے کے بعد وہ صدمہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں- جس کی اطلاع مجھے کراچی میں مل چکی تھی- پھر مجھے اپنے والد محترم کی آخری بات یاد آئی جو انہوں نے فیصل آباد کے اسٹیشن پر مجھے کہی تھی- رخصت کے وقت گلوگیر آواز میں انہوں نے فرمایا تھا کہ تم نے اپنی مرضی سے وقف کیا ہے- کسی نے تمہیں اس کے لئے مجبور نہیں کیا تھا- اب جب تم نے خدا تعالیٰ سے عہد وقف کر لیا ہے- تو اسے نبھانا پڑے گا- اور عہد وقف سے اب کسی ابتلاء یا تکلیف کے وقت منہ موڑنا علاوہ روحانی ہلاکت کے پختون روایات کے بھی منافی ہو گا اس لئے اگر خدانخواستہ تم نے اپنے اللہ سے اپنے رشتہ وقف کو توڑا تو وہی دن تمہارا میرے ساتھ تعلق کا بھی آخری دن ہو گا- پھر میری طرف مڑ کر بھی نہ دیکھنا- میرے لئے اس دن تم مر چکے ہو گے- دوسری بات یہ ہے کہ اگر مجھے پتہ چلا کہ تمہاری بیوی نے یورپ کی تہذیب کے زیر اثر ہو کر پردہ کو خیرباد کہا- تب بھی میرا تم دونوں سے کوئی تعلق نہ ہو گا-

کیبن میں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اعلان ہوا- کہ شام کے کھانے کے لئے سب مسافر ڈائننگ روم میں چلے جائیں- میں نے جا کر ڈائننگ روم کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ سب لوگوں کو یعنی مردوں اور خواتین کو اکٹھا کر کے میزوں پر بٹھایا جا رہا ہے- جہاز میں صرف میری بیوی باپردہ تھی- اکثریت یورپین خواتین کی تھی یا پھر ایسی ایشین خواتین کی جو پردہ کو دقیانوسیت کا مظہر سمجھتی تھیں میں نے جہاز کے کپتان سے بات کی تو انہوں نے مجھے اور میری بیوی کے لئے ڈائننگ روم میں الگ میز کرسی مخصوص کر دی-

27 جنوری کو صبح 8 بجے عدن کا ساحل نظر آنے لگا- جہاز کے قریباً سبھی مسافر عرشہ پر جمع ہو گئے- چار دن کے بعد خشکی کا نظارہ دلفریب تھا- گیارہ بجے کے قریب جہاز عدن کی بندرگاہ میں لنگرانداز ہو گیا- عدن کی بندرگاہ میں جہاز ساحل سے کچھ فاصلہ پر لنگرانداز ہوتے ہیں اور پھر کشتیوں کے ذریعہ مسافروں کو ساحل پر لے جایا جاتا ہے کپتان صاحب نے اعلان کر دیا تھا کہ مسافر سیاحت کی غرض سے عدن جا سکتے ہیں- لیکن شام 7 بجے تک سب کو جہاز پر واپس آنا ہو گا- یہ جہاز کی آگے روانگی کا وقت تھا-

ربوہ سے رخصت ہونے سے قبل میں نے اپنے دوست محمود شبوطی کے ذریعہ ان کے والد جناب عبداللہ صاحب شبوطی کو اطلاع بھجوا دی تھی- عبداللہ صاحب شبوطی عدن کے نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے- احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں بے شمار تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی تھی- جہاز لنگرانداز ہوا تو وہ اپنے ایک صومالیہ کے باشندہ ملازم کے ہمراہ عرشہ جہاز پر آئے- مجھے بڑے اخلاص اور بڑی محبت سے خوش آمدید کہا- اور دعوت دی کہ میں ان کے ساتھ دن بھر عدن کی سیر کروں- جماعت سے بھی ملوں اور شام کو جماعت کے ساتھ ان کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں بھی شرکت کروں- ہم- یعنی میری اہلیہ- بچہ اور میں ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر بندرگاہ پر اترے- جہاں ان کی موٹر کار کھڑی تھی- وہ ہمیں سیدھے جناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدنی کی دوکان پر لے گئے- ڈاکٹر صاحب ہندوستانی نژاد مخلص احمدی تھے- ان کے دو بیٹے قادیان میں میرے کلاس فیلو رہ چکے تھے- وہاں دوپہر کے کھانے تک احباب سے ملاقاتیں اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا- بعد از ظہر دو تین کاروں میں احباب جماعت کی معیت میں عدن کی سیر کو نکلے- عدن شہر ماڈرن طرز پر بنا ہوا ہے- دو رویہ خوبصورت سڑکیں، اور بلند بالا مکانات بہت دیدہ زیب منظر پیش کرتے ہیں-

شام کو جہاز پر واپس پہنچے- جناب عبداللہ صاحب کی فدائیت اخلاص- جماعت سے وفاداری اور امامت سے مضبوط تعلق نے طبیعت پر ایک انمٹ نقش چھوڑا- غالباً عبداللہ صاحب عدن کے پہلے عرب احمدی تھے واللہ اعلم

جہاز اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گیا- اور ایک مرتبہ پھر پانی کی حکمرانی ہو گئی- 31- جنوری کو صبح سویرے منہ اندھیرے جہاز نہر سویز میں داخل ہو گیا- ساحل کے بالکل ملحق سویز کا شہر واقع ہے- نہر کے دونوں کناروں پر چھوٹے چھوٹے گاؤں آباد ہیں- لوگ عام طور پر زراعت پیشہ ہیں- کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں جہاز کے اکثر مسافر عرشہ پر نکل آئے تھے- نہر کے دونوں طرف کے مناظر دلکش تھے- 11 بجے جہاز Great Bitter Lake میں داخل ہوا- اس جھیل میں پندرہ بیس جہاز کھڑے تھے- اس قسم کی اس نہر میں تین چار بڑی بڑی جھیلیں ہیں- جس میں دونوں طرف سے جہاز آکر رکتے ہیں تا جہازوں کی آمدورفت میں دقت نہ ہو- اور ٹریفک کا نظام خوش اسلوبی سے جاری رہے- ہمارا جہاز بھی 5 بجے تک اس جھیل میں رکا رہا- نہر میں جہازوں کی رفتار ساڑھے پانچ میل فی گھنٹہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ نہر کے اندر جہاز کا کنٹرول مصری پائلٹ سنبھال لیتے ہیں۔ اور وہ جہاز کو چلاتے ہیں ہر بڑے جہاز کو نہر میں سے گزرنے کے لئے (اس وقت) تین ہزار پونڈ حکومت مصر کو ادا کرنے پڑتے تھے یہ نہر 118 فٹ چوڑی۔ 30 فٹ گہری اور 101 میل لمبی ہے۔ نہر ایک طرف سویز سے شروع ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف پورٹ سعید پر ختم ہوتی ہے یہ نہر Red Sea اور MEDITERRANEAN SEA کو آپس میں ملاتی ہے۔

رات کو ایک بجے جہاز پورٹ سعید پہنچ گیا۔ اور بندرگاہ پر لنگر انداز ہو گیا۔ صبح ناشتہ کے دوران یہ اعلان ہوا کہ جو لوگ شہر کی سیاحت کے لئے جانے کے خواہشمند ہوں وہ ناشتہ کے بعد جا سکتے ہیں۔ لیکن انہیں جیب کتروں اور ٹھگوں سے خاص طور پر محتاط رہنا چاہئے۔ ہم نے ایک موٹر دس شلنگ میں کرایہ پر حاصل کر لی جس نے سارے شہر کی سیر کرائی۔ پورٹ سعید کی خوبصورت ترین مسجد جو عبدالرحمان نامی ایک رئیس نے تعمیر کرائی ہے بھی دیکھی۔ مسجد کی تزئین و آرائش اور ترکی کے بنے ہوئے قالین اور وینس کے بجلی کے قمقمے دل آویز و دلکش ہیں۔ پورٹ سعید کے بازاروں میں تجارتی دیانت مفقود نظر آئی۔ ٹورسٹ کو قیمتیں دس دس گنا زیادہ بتائی جاتی ہیں۔ جو ایک افسوسناک بات ہے۔

3 فروری کو جہاز ساڑھے چار بجے پورٹ سعید سے اپنی اگلی منزل جبرالٹر کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور ایک دن کے بعد قبرص کی Lima Sol لیماسول نامی بندرگاہ میں لنگر انداز ہو گیا۔ یہاں کشتیوں میں سوار بہت سارے لوگ جہاز کی طرف آئے اور شراب بہت ہی کم داموں میں فروخت کرنی شروع کی۔ یورپین لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ اور دھڑا دھڑ شراب کی بوتلیں بکنے لگیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہاں شراب کشید کی جاتی ہے اور بے حد سستے داموں فروخت کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے ایک ڈبیہ سگریٹ کے عوض بھی شراب کی بوتل خریدی۔ لیماسول ہمیں اترنے کی اجازت تو نہ دی گئی لیکن عرشہ سے شہر کا جو منظر نظر آتا تھا وہ بہت خوبصورت تھا۔ سبزہ سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں کا منظر بے حد دلربا تھا۔

7 فروری کو جہاز جبرالٹر کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہو گیا۔ جبرالٹر میرے لئے ایک جذباتی شہر تھا۔

جبرالٹر میں جہاز لنگر انداز ہوا۔ تو دیر تک میں جنرل طارق کے لئے دعا کرتا رہا۔ اور بارگاہ الٰہی میں یہ عرض کیا کہ ایک بار پھر حضرت بانی سلسلہ کے غلاموں کے ذریعہ دین حق کی عظمت رفتہ کو اس ملک میں واپس لے آ۔

جبرالٹر میں چونکہ جہاز نے دن بھر کھڑے رہنا تھا اس لئے مسافروں کو شہر جانے کی اجازت مل گئی۔ ہم بھی اترے۔ اور اس جگہ پر دعا کی جہاں کھڑے ہو کر جنرل طارق نے ہسپانیہ کی فتح کا جائزہ لیا۔ اس جگہ ایک کتبہ انگریزی زبان میں لگا ہوا ہے جہاں جنرل طارق کھڑے ہوئے تھے اس کی نشان دہی کی گئی ہے۔

جبرالٹر میں چٹان پر کثرت سے بندر ہیں۔ جن کی برطانوی حکومت کی طرف سے خاص نگہداشت کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ یہ مشہور ہے کہ جس دن یہ بندر اس چٹان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اسی دن برطانوی حکومت کی بھی جبرالٹر سے صف لپیٹ دی جائے گی عجیب بات ہے کہ انگریز قوم جس نے سائنس اور مادیت میں اتنی ترقی کی ہے۔ اس قدر توہم پرست واقع ہوئی ہے۔

11 فروری 1959ء کو صبح سویرے جہاز لیورپول (انگلستان) کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہو گیا اور ہمارا سفر اختتام پذیر ہوا۔ گیارہ بجے تک جہاز سے بوجہ سخت دھند اور کہر کے اترنا ممکن نہ ہو سکا دھند چھٹ گئی تو ہم ساحل پر آئے۔ جہاں لندن کے لئے ریل تیاری کھڑی تھی۔ اس پر سوار ہوئے اور شام کے چھ بجے پوسٹن اسٹیشن آ پہنچے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اترتے وقت کسی نے پاسپورٹ چیک نہ کیا۔ ایک افسر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مسافر اسے دور سے پاسپورٹ دکھاتے اور آگے چل پڑتے۔ پاسپورٹ پر انٹری کی کوئی اسٹیمپ بھی نہ لگائی گئی۔ وہ بھی کیا دن تھے۔ نہ انٹری پرمٹ کا تردد اور نہ ویزا کا جھگڑا۔

سامان حاصل کرنے کے بعد اعلان ہوا کہ لندن کو جانے والی ٹرین تیار ہے۔ مسافر جلد اس پر سوار ہو جائیں ہم نے بھی ٹکٹ خریدے اور گاڑی پر سوار ہوئے۔ برطانوی ٹرین میں سفر کا ہمارا یہ پہلا تجربہ تھا۔ ٹرین کی صفائی قابل دید تھی۔ کہاں اپنے ملک کی ٹرینیں اور کہاں یہاں کی صاف اور وقت پر چلنے والی ٹرینیں۔ لیورپول سے لندن کا سفر چھ گھنٹوں میں طے ہوا۔ سارا انگلستان کرہ زمہریر بنا ہوا تھا۔ گاڑی سے باہر نظر جہاں تک جاتی تھی۔ برف ہی برف نظر آتی تھی اور یوں لگتا تھا قدرت نے زمین پر براق سفید چادر تان رکھی ہے ٹرین البتہ خوب گرم تھی۔ سب نے اپنے اوور کوٹ اتار دیئے تھے۔ بلکہ بعض نے تو اپنے جیکٹ بھی اتار دیئے تھے۔ کیونکہ ٹرین کے اندر کا ماحول صرف ایک قمیض اور سویٹر سے زیادہ کا متحمل نہیں تھا۔ لیورپول بندرگاہ ہونے کی وجہ سے گہماگہمی کا شہر ہے۔

شام کے ساڑھے سات بجے گاڑی لندن کے پوسٹن اسٹیشن پر رکی۔ پلیٹ فارم پر مکرم مولود احمد خان صاحب امام بیت الفضل لندن۔ مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب۔ مکرم عبدالعزیز دین صاحب۔ مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب اور مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب موجود تھے۔ ہم اسٹیشن سے سیدھے مشن ہاؤس پہنچے۔ مشن ہاؤس کی عمارت جو اب مسمار کی جا چکی ہے۔ 63 میلروز روڈ کہلاتی تھی۔ یہ تین منزلہ عمارت تھی اور امام صاحب کی رہائش گاہ کے علاوہ اس کا گراؤنڈ فلور بطور مشن ہاؤس استعمال ہوتا تھا۔ ساتھ ہی دوسری بلڈنگ 61 میلروز روڈ تھی۔ یہ بھی جماعت کی ملکیت تھی۔ 1955ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے برطانیہ کا دورہ کیا تھا تو اسی بلڈنگ میں قیام فرمایا تھا۔ مجھے بھی اس بلڈنگ کی چوتھی منزل پر دو کمروں پر مشتمل فلیٹ میں ٹھہرایا گیا۔ اور یوں یہ یادگار سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔

اظہر محمود ناصر

کنہار کے ساتھ ساتھ

ہائیکنگ کلب آف پاکستان کی جانب سے TK-18 کے تحت پچھلے سال ہم (6) نوجوان وادی کاغان کے اگلے سرے کی خاک چھاننے نکلے۔ 3۔ ستمبر کو پشاور سے ڈاکٹر حامد صاحب کی ہدایات لے کر ہم لوگ ماجد کی قیادت میں بذریعہ مانسہرہ ناران روانہ ہوئے۔ لاہور سے خالد مسرور۔ شہزاد جبکہ راولپنڈی سے شفیق ہمراہ تھے۔ وادی کاغان کا مرکزی قصبہ ناران ہی ہے جبکہ بالاکوٹ۔ کیوائی۔ پارس۔ مہانڈری۔ کاغان مشہور قصبے ہیں۔ ناران تک کا سفر بذریعہ ویگن تھا۔

اگلے روز گروپ لیڈر ماجد نے پروگرام کی ترتیب اور ہائیکنگ سے متعلقہ ہدایات دیں اور ہم لوگ بذریعہ جیپ اپنی پہلی منزل بیسل کی طرف روانہ ہوئے۔ 4 گھنٹے کا یہ سفر خاصا خطرناک اور اونچے نیچے راستوں پر مشتمل تھا۔ اکثر دفعہ چڑھائی کے لئے جیپ کا سپیشل گیئر ہی استعمال ہوتا ہے۔ راستہ میں جلکھٹ کے بعد ایک پیالہ نما جھیل نظر آئی جس کی بابت ڈرائیور لالہ یوسف نے ہمیں بتایا کہ مقامی لوگ اسے شہزادہ سیف الملوک کے گھوڑے کے پاؤں کا کھر کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے حسین نظاروں سے دلفریب ہوتے ہوئے۔ زیر لب دعاؤں میں مصروف ہم لوگ بیسل کی جانب رواں دواں تھے۔ تقریباً ڈیڑھ بجے یہاں دریا کے کنارے اپنا کیمپ لگایا اور کچھ دیر ستانے کے بعد بابو سر ٹاپ کی طرف جانے والے جیپ ٹریک پر پیدل ہو لئے۔ تھوڑی دور آگے جا کر للو سر جھیل آتی ہے جو کہ لمبوتری شکل میں تقریباً 3 کلومیٹر لمبی ہے۔ جھیل کے قریب پہنچ کر دریا کے پانی کے شور کی آواز جب ختم ہوئی تو یوں محسوس ہوا جیسے ماحول میں ٹھہراؤ آ گیا ہو۔ یہاں سے آگے جیپ ٹریک بابو سر گاؤں میں ہوتا ہوا چلاس کی طرف جا نکلتا ہے۔ شاہراہ ریشم کی تعمیر سے قبل گلگت جانے کے لئے یہی راستہ استعمال ہوتا تھا۔ شام کو واپس بیسل اپنے کیمپ پہنچے۔ یہ اس ٹریک کی ہماری پہلی کیمپنگ نائٹ تھی۔

صبح ہمارا سفر بیسل سے اوپر نالے کے ساتھ ساتھ "ملاں دی بستی" کی طرف تھا۔ للو سر جھیل سے نکلنے والا دریائے کنہار اور دودھی پت سے نکلنے والا نالہ بیسل آکر ملتے ہیں۔

ہمیں دودھی پت سے نکلنے والے نالہ کے ساتھ ساتھ اوپر کی طرف سفر کرتے ہوئے "ملاں دی بستی" پہنچنا تھا۔ ابھی ڈیڑھ دو گھنٹے کا پیدل سفر ہی بمشکل طے کیا ہو گا کہ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی چنانچہ اپنے Rain Coat نکالے اور دوبارہ عازم منزل ہوئے۔ بارش کی وجہ سے ہوا میں خنکی بھی تھی اور چڑھائی میں پھسلن بھی، اس لئے خاصا محتاط اور آہستہ چلنا پڑ رہا تھا۔ تقریباً ۱۲ بجے ہم لوگ بارش۔ ٹھنڈ اور مسلسل چڑھائی کے باعث بری طرح ہانپ رہے تھے۔ تھوڑے سے بسکٹ اور ٹافیاں وغیرہ کھا کر اپنے آپ کو تروتازہ کیا اور دوبارہ اس عزم سے شروع ہوئے کہ اب منزل پہنچ کر ہی دم لیں گے۔ اب آگے چڑھائی کی بجائے مسلسل سیدھا سبزہ زار تھا۔ چنانچہ قدموں کی رفتار کو بھی تیز تر کرتے چلے گئے۔ بارش بھی تسلسل کے ساتھ ہمراہ تھی۔ شام ساڑھے چار بجے "ملاں دی بستی" میں قدم رکھا۔ مقامی لوگوں کے تعاون سے مقامی بیت الذکر میں ٹھہرنے کی اجازت مل گئی کیونکہ بارش کی وجہ سے کیمپ لگانا ممکن نہ تھا۔ یخ بستہ ہاتھ گیلے کپڑے اور ٹھنڈی ہوا ہمارا امتحان لے رہی تھی۔ اگلی صبح ہماری منزل دودھی پت جھیل تھی۔ چونکہ سامان ہمراہ نہیں تھا اس لئے تیزی سے منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ راستہ میں مناسب جگہ دیکھ کر مچھلی کا شکار بھی کیا جب جھیل کے پاس پہنچے تو یخ بستہ ہوائیں ہمارا استقبال کر رہی تھیں۔ شام سے پہلے نیچے "ملاں دی بستی" میں واپس پہنچ کر باقی وقت جسم کو آرام دینے میں گزارا۔ یہاں مقامی لوگ طبی سہولیات میسر نہ ہونے کے باعث مشورہ اور دوائی لینے کے لئے ہمارے پاس آتے رہے، جس حد تک ممکن تھا انہیں یہ سہولت ان دونوں میں مہیا کی گئی۔ اگلی صبح نیچے دوبارہ بیسل کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے جیپ کے ذریعہ لالہ زار کی طرف روانہ ہوئے۔ لالہ زار وادی کاغان کے خوبصورت سرسبز مقامات میں سے ایک ہے۔ یہ رات خوبصورت سبزہ زار میں خیمہ زن ہو کر گزری۔ رات کو چاند کی روشنی دل پر خدا تعالیٰ کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر میں 100 اسلامی عسکریت پسندوں کی ہلاکت

الجیریا میں اسلامی عسکریت پسندوں نے ایک فوجی گاڑی پر بم پھینکا جس کے جواب میں فوج نے عسکریت پسندوں پر حملے کر کے تقریباً ایک سو افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب سے وہاں انتخابات منسوخ کئے گئے ہیں ہزاروں ہزار آدمی مارے گئے ہیں۔ فوجیوں کی طرف سے کہا تو جاتا ہے کہ عنقریب انتخابات کروائے جائیں گے لیکن لگتا ہے کہ انتخابات کے لئے ان کے مطابق جلد مناسب وقت نہیں آئے گا۔ اسلامی عسکریت پسند بھی فوج پر حملے کر کے ان کے کئی افراد کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نتیجہ بہرحال یہی نکلتا ہے کہ فوجی بھی عسکریت پسندوں کو چن چن کر مارنا شروع کر دیتے ہیں۔

○○○

کولمبیا میں خانہ جنگی

کولمبیا کے وسطی اور مشرقی علاقوں میں وہاں کے مارکسٹ گوریلوں نے گذشتہ روز فوج اور پولیس پر حملے کر کے چالیس افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جنرل فرنینڈو زونیگا جو ملک کے قائم مقام وزیر دفاع ہیں نے ایک نیوز کانفرنس کو بتایا کہ گوریلوں نے تاک لگا کر فوجیوں پر حملہ کیا اور چھوٹے چھوٹے شہروں میں بھی لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ لبرل پریذیڈنٹ اونسٹو کے دور حکومت کا یہ پہلا سال ہے۔

○○○

عراق۔ جراثیمی جنگ

عراق نے کہا ہے کہ وہ اپنے جراثیمی جنگ کے پروگرام سے اقوام متحدہ کو پوری طرح سے مطلع کرنے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے رالف آیوس جو تخفیف اسلحہ سکیم کے سربراہ ہیں گذشتہ جمعہ کے روز بغداد پہنچے تاکہ وہ عراق کو اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرنے میں مدد دیں۔ لیکن امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے متنبہ کیا ہے کہ بغداد اب بھی اپنے علاقہ کے لئے مشکلات پیدا کر سکتا ہے اور اقوام متحدہ نے جو پانچ سالہ پابندی لگائی ہوئی ہے اس کے اٹھائے جانے کی امریکہ مخالفت کرے گا۔ آیوس کے ساتھ سات دیگر افراد موجود ہیں۔ جن میں سے تین جراثیمی جنگ کے ماہر ہیں۔ یہ سب لوگ عراق کے حکومتی افسران سے گفتگو بھی کریں گے اور معائنہ بھی کریں گے۔ اقوام متحدہ کی قرارداد ۶۸۷، جس میں ۱۹۹۱ء کی خلیجی جنگ کے نتیجہ میں لگائی گئی پابندیوں کو ہٹایا جا سکتا اس میں یہ شق بھی شامل ہے کہ عراق کے پاس جتنے ایسے ہتھیار ہیں جن سے بڑے پیمانے پر تباہی لائی جا سکتی ہے ان کو ختم کیا جائے۔

○○○

بوسنیا کی لڑائی

بتایا گیا ہے کہ بوسنیا کی حکومت کے فوجی جو کروشین فوج کے ساتھ سرب باغیوں کو ختم کرنے کے لئے لڑ رہے ہیں انہوں نے سربوں کے مکانات جلا دئے۔ اقوام متحدہ کے حکام نے کہا ہے کہ خطرہ اس بات کا ہے کہ مہاجروں کی تعداد بہت زیادہ بڑھنے لگے گی۔ یوکرین کے جو فوجی قیام امن کے لئے متعین ہیں انہوں نے بتایا کہ ایک گاؤں سے جہاں آگ لگائی جا رہی تھی انہوں نے چیخوں کی آوازیں سنیں۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے ایک نمائندے نے بتایا ہے کہ کرائنا کے سرب فوجی جو مسلح ہیں اور جو اپنے آپ کو حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں انہوں نے تیس ہزار مہاجرین کے علاقوں پر حملے کئے ہیں۔ اور ان کی زندگیاں خطرے میں ڈال دی ہیں۔ اقوام متحدہ نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ صلح کی کوششیں تو کر رہے ہیں لیکن امکانات بہت کم ہیں۔

○○○

نائیجر کے صدر کے دورہ کا التوا

وزارت خارجہ نے بتایا ہے کہ برادر ملک نائیجر کے صدر مہمان عثمانی جنہیں 12۔ اگست سے پاکستان کا سہ روزہ دورہ کرنا تھا انہوں نے اپنی ملکی ضروریات کے مطابق اچانک اس دورے کو ملتوی کر دیا ہے۔ وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ پاکستان نے اپنے اس برادر ملک کے سربراہ کا استقبال کرنے کے لئے ہر قسم کی تیاری کر رکھی تھی۔ نائیجر نے ہمیشہ کشمیر کے معاملے میں پاکستان کی حمایت کی ہے۔ او۔ آئی۔ سی یعنی تنظیم اسلامی کانفرنس کے کشمیر کے رابطہ گروپ کے پانچ اراکین میں سے ایک رکن نائیجر ہے۔ یہ رابطہ گروپ گذشتہ ستمبر میں تشکیل دیا گیا تھا جبکہ آئی۔ سی۔ ایف۔ ایم نے اسلام آباد میں ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا تھا۔

○○○

ایران۔ بوسنیا کی حمایت

اسکندریہ میں ایران کے وزیر ثقافت اور اسلامی ہدایت نے کہا کہ ایران سربوں سے جنگ کے لئے بوسنیا اپنی افرادی قوت بھیجنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ایسا مسلمان ریاستوں کے اجتماعی فیصلے کے سلسلے میں کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران رضاکاروں کو بوسنیا میں لڑنے کے لئے بھیجے گا۔ لیکن ایسا کرنے سے پہلے تنظیم اسلامی کانفرنس کی طرف سے ہمیں اطلاع ملنی چاہئے۔ تنظیم اسلامی کانفرنس کے رابطہ گروپ نے گذشتہ ہفتے فیصلہ کیا تھا کہ سابق یوگوسلاویہ پر اسلحہ کی جو پابندی لگی ہوئی ہے اس کی پرواہ نہیں کی جائے۔ ایران کے وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ ایران نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنے فوجی اور انسانی حقوق کے پاسداروں کی ایک جماعت بوسنیا ضرور بھیجے گا۔

○○○

In the shadow of A Hill

In the shadow of a hill
I would like to have my fill
Of the love
That comes from above
And goes its natural way
As the mightiest of mighty can sway
The powers that be
In the land or the sea
And make them calm
With a simple touch of the palm
The shadows I know are fleeting
With a beating
Of the wayward horse of time
Which cares not a dime
For the sorrowing heart and soul
Which would like to control
The moments of grief
To make them brief
Or to have a day or two
That's joyous, through and through
The height of a hill is a bliss
There the shadow can kiss
The earth, for a longer span
And thus I can
Stay with my love
Over and above
The time that a tiny wall
(However tall)
Can spare
For me, to be there.

SONGS OF THE SOUL

ایک پہاڑی کے سائے میں

میں چاہتا ہوں کہ اپنی محبت کی تکمیل کروں
وہ محبت جو اوپر سے آتی ہے
اور اپنا راستہ خود اختیار کرتی ہے
جس طرح کہ زبردست طاقت ہر دوسری طاقت کو بہا کر لے جاتی ہے
خاص طور پر سمندر میں
اور پھر اسے پر سکون کر دیتی ہے
اپنے ہاتھ سے اسے چھو کر
میں جانتا ہوں کہ سائے بھاگ رہے ہیں
جیسے وقت کا منہ زور گھوڑا
جسے ایک رتی بھر اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی۔
کہ کون سا دل اور کون سی روح افسردہ ہے
جو غمزدگی کے لمحوں کو پکڑنا چاہے
تاکہ وہ کم سے کم تر ہو جائے
یا ایک یا دو دن خوشی کے مل جائیں
بھرپور خوشی
پہاڑی کی بلندی ایک برکت ہے
کیونکہ وہاں سایہ زمین کو زیادہ دیر تک چوم سکتا ہے
اور اس طرح میں اپنے محبوب کے ساتھ
اس وقت کی نسبت زیادہ دیر ٹھہر سکتا ہوں
جو ایک چھوٹی سی دیوار
چاہے وہ کتنی ہی بلند کیوں نہ ہو مجھے مہیا کر سکتی ہے۔

لائبیریا کی خانہ جنگی

ایک لمبے عرصے سے لائبیریا میں جنگ و جدل جاری ہے۔ قبائلی جھگڑوں میں ہزاروں آدمی تہ تیغ کئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح ایک لمبے عرصے سے حکومت بھی مستحکم نہیں ہے۔ اب مغربی افریقہ کے سیاسی لیڈروں نے فیصلہ کیا ہے کہ نائیجیریا کے وفاقی دارالحکومت میں 21۔ اگست کو ایک اجلاس بلایا جائے جس میں لائبیریا کی موجودہ حالت پر غور کیا جائے اور وہاں حکومت کے استحکام اور وہاں کے عوام الناس کے سکون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔۔۔ ہے تجاویز زیر غور لائیں جائیں۔ وزیر خارجہ ذوربھی موسولنگ کو ہرنے کہا کہ یہ میٹنگ دو روز جاری رہے گی اس سے پہلے سات عسکری پسند گروہ بلا جائیں گے بتایا گیا ہے کہ وہ اگلے منگل کے روز دو دنوں کے لئے ابوجہ جو کہ نائیجیریا کا وفاقی دار الخلافہ ہے پہنچیں گے۔ یہ دونوں میٹنگز اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس نے بلائی ہیں۔ اسی میٹنگ نے 1990ء کے اگست میں ایک ٹیم لائبیریا بھیجی تھی تاکہ وہاں جنگ و جدل کو ختم کیا جا سکے۔ جہاں تک امن کے مذاکرات کا تعلق ہے جنوری سے اس کے متعلق کوئی گفت و شنید نہیں ہو سکی۔ سب سے مشکل مسئلہ یہ ہے کہ حکمران کونسل کس طرح تشکیل دی جائے جو بعد ازاں انتخابات کروا کے اصل حکومت کو اقتدار میں لائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

قدرتوں کے شیریں اثرات چھوڑ رہی تھی۔

ٹریکنگ کے آخری روز ہمیں لالہ زار سے پہلے اوپر ٹاپ کی طرف لمبا چکر کاٹ کر چڑھائی کرنی تھی اور ازاں بعد ہانس گلی کی خطرناک اترائی تھی جس میں بعض اوقات ایک قدم نیچے کی طرف اٹھاتے ہوئے کئی دفعہ سوچنا پڑتا تھا۔ غالباً یہ ہمارے ٹریک کے سب سے مشکل لمحات تھے لیکن ہر تنگی کے بعد آسائش ملتی ہے۔ سیف الملوک کے حسین نظاروں نے پچھلا سب غم بھلا دیا۔ رات تھکاوٹ نے کروٹ بھی نہیں بدلنے دی۔ صبح کے وقت کا سیف الملوک جھیل کا نظارہ قدرت کی رعنائیوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ لحہ بہ لحہ سورج نکلنے کے ساتھ ساتھ جھیل کا رنگ بدل رہا ہوتا ہے۔ جب سورج پوری طرح نکل آیا تو اب ناشتہ کے بعد ہماری منزل صرف اترائی ہی اترائی تھی۔ نیچے ناران پہنچے وہاں سے بذریعہ ویگن عازم پشاور ہوئے۔ یوں تقریباً 60 کلو میٹر پر مشتمل یہ پیدل سفر پانچ کیمپنگ نائٹس میں کنہار کے ساتھ ساتھ جاری رہا۔ دریائے کنہار مظفر آباد (آزاد کشمیر) کے قریب دریائے جہلم میں جا گرتا ہے جہاں سے منگلا جھیل کے وسیع آبی ذخیرے کا حصہ بن کر ہمارے ملک کی بجلی کی پیداوار میں معاونت کرتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

پڑتا ہے۔

یا جن خوبیوں کا اظہار چاہئے اور کوئی شخص نہیں کرتا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ شخص ان کو خوبی نہیں سمجھتا۔ یا اس میں اس خوبی کے اظہار کی طاقت نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ کسی کے گھر میں خزانہ ہو۔ اور وہ اس کو نکالے نہیں۔ پس جو شخص کسی واقعی خوبی کو جس کا ظاہر کرنا فطرت میں داخل ہے۔ ظاہر نہیں کرتا۔ تو سمجھو کہ اس کے دماغ میں فتور ہے۔ کسی کا خوبی کو ظاہر نہ کرنا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ اول یا تو اس شخص کو خوبی کا علم نہیں۔ دوم یا وہ شخص بیمار ہے۔ اس لئے اس خوبی کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ بعض لوگ قتل و غارت کرتے ہیں۔ ان کا دماغ خراب ہوتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو کیسی ہی غیرت کی بات ہو۔ غصہ ہی نہیں آتا۔ جن لوگوں کو مطلق غصہ آتا ہی نہیں۔ ان کو اعلیٰ درجہ کے حلیم نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ حیا اور چیز ہے اور نرمی اور چیز ہے۔ حیا اور شرافت یہ ہے کہ انسان اپنی خوبی پر فخر نہ کرے۔

تو خوبی کا ظاہر کرنا فطرت میں ہے۔ بعض لوگوں نے قصہ بنایا ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کہاں تک خوبی کے اظہار کا حریص ہوتا ہے کہتے ہیں۔ ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی۔ وہ پہن کر بہت سی تقریبوں میں گئی۔ مگر کسی نے نہ پوچھا۔ آخر تنگ کر اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ عورتیں آئیں اور پوچھنا شروع کیا کہ بہن کچھ بچا بھی۔ اس نے ہر ایک کو یہی جواب دیا اور تو سب کچھ جل گیا۔ صرف یہ انگوٹھی بچی ہے۔ بعض عورتیں عجوبہ پسند ہوتی ہیں۔ وہ کسی ایسی بات پر ہر ایک صدمہ کو بھلا دیتی ہیں۔ کسی نے کہا۔ بہن یہ کب بنوائی۔ اس نے چیخ مار کر کہا کہ اگر کوئی پہلے اتنا پوچھتا تو میرا گھر کیوں جلتا۔ تو بعض لوگ خوبی کے اظہار کے لئے گھر کے جلانے تک میں کسر نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح بعض لوگ شہرت کے لئے گھر کو آگ لگا دیتے ہیں۔ یہ بھی مریض ہیں۔ بعض لوگوں کے پاس خوبی ہوتی ہے۔ علم رکھتے ہیں۔ پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ جاہل ہیں۔ یہ انکسار نہیں بلکہ یہ کم ہمتی کہلائے گی اور اس کو عجز اور کسل کہیں گے۔ اسی طرح جو ہر ایک بات کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اس کا چھچھورا پن ہے۔ اگر کوئی قابل تعریف کام کرتا ہے اور ہر ایک کے سامنے ذکر کرتا ہے تو درست نہیں۔ اور اگر خوبی ہے اور اس کو بلا وجہ چھپاتا ہے تو یہ کمینگی ہے۔

غرض اچھی چیز کا ظاہر کرنا حد بندی کے ساتھ فطرت میں ہے اور ان کی حد بندی (احکام دینیہ) اور قانون قدرت کرتے ہیں۔ مثلاً کھانا پینا فطرت ہے۔ (احکام دینیہ) اور قانون قدرت نے حد بندی کی۔ اگر زیادہ کھائے گا تو بیمار ہو گا۔ کم کھائے گا تو مر جائے گا۔

(از خطبہ 12۔ نومبر 1920ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سہیل ثاقب صاحب کراچی کے بڑے بھائی مکرم سعید احمد بٹ صاحب ہیڈ کانسٹیبل کراچی پولیس ابن مکرم ماسٹر حمید احمد بٹ صاحب آف بشیر آباد سندھ مورخہ 13۔ جولائی 1995ء کورنگی کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے دوران اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کی عمر 33 سال تھی۔ اگلے روز مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے بیت المحمود، محمود آباد کراچی میں جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب سابق صدر بشیر آباد (چھنیاں) گردے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب کی آنکھوں میں بھی موتیا اتر رہا ہے اور اگلے ماہ آپریشن متوقع ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ جملہ طلباء و طالبات جنہوں نے امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ ان سب کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

○ عزیزم محمد افضل متین ولد مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب (کراچی) حال ربوہ نے پرائیویٹ میٹرک کا امتحان دیا اور آرٹس گروپ میں ربوہ کے لڑکوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو آئندہ بھی کامیابیوں سے نوازے اور نیک مقاصد کو پورا فرمائے۔

(نظارت تعلیم)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کیلئے صدر انجمن میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

ڈاک کے لفافے کی قیمت میں اضافہ

احباب کرام مطلع رہیں کہ ڈاک کے لفافے پر اب کم از کم 50-1 روپے کے ٹکٹ لگ رہے ہیں۔

(ادارہ)

موصیان کرام

○ رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ ایسے موصیان جن کے ایڈریس تبدیل ہوئے ہیں

○ ایسی جائیداد جس کا حصہ جائیداد مکمل ادا کر دیا گیا ہو اور اس جائیداد سے آپ کو آمد ہو رہی ہے تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 1

تھے۔ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے اختتامی کلمات بیان کئے۔ آخر میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ جس کے بعد حاضرین میں مشروبات پیش کئے گئے۔

اس تقریب میں سکول کے بچے بچیوں اور ان کے والدین نے بھی شرکت کی۔

بقیہ صفحہ 2

ہفتہ 19۔اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ البانین احمدیوں سے جرمنی میں بتاریخ 1995-5-30
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب
6-00	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 95-8-19
7-00	نظم
7-05	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جرمن پروگرام
7-45	قصیدہ
7-50	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ مسٹر جسٹس شفیع الرحمان کی سربراہی میں بہاولپور کے قریب جنرل ضیاء الحق اور 30 دوسرے اعلیٰ فوجی و سول افسران اور امریکی سفیر کی ہلاکت کی تحقیقات کرنے والے تحقیقاتی کمیشن نے کہا ہے کہ ضیاء الحق کے قتل میں مہلک گیس استعمال کی گئی- الذوالفقار اس میں ملوث نہیں- آرمی پر سائل نے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کی- ملبہ اور لاشیں اٹھانے میں عجلت کا مظاہرہ کیا گیا- جرم کے نشانات اور علامات کو محفوظ کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا گیا- سانحہ میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کی کسی سنگین کارروائی کا ثبوت نہیں ملتا- شیعہ عناصر کے ملوث ہونے کا امکان بھی خارج از امکان ہے- اسرائیل کی جائے وقوع اور وہاں پر متعین افراد تک رسائی ناقابل یقین تھی- وہ زیادہ سے زیادہ گیس کا فراہم کرنے والا ہو سکتا ہے اور کچھ بھی نہیں- ایرپورٹ پر متعین آرمی اور سپیشل برانچ کے افسروں نے غفلت اور قومی آئین سے انحراف کا مظاہرہ کیا- یہ رپورٹ کراچی کے ایک جریدہ میں شائع کی گئی ہے- کمیشن نے اپنی رپورٹ میں مقامی اور غیر ملکی سطح کی تحقیقات 'بیان' اور رپورٹوں کے علاوہ امریکی تحقیقات اور بیانات سے بھرپور استفادہ کیا۔

○ خیبر ایجنسی میں کھلی جنگ میں توپوں راکٹوں اور مارٹرگنوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا- 14 قبائلی اور 6 سرکاری اہلکار ہلاک ہو گئے- پیرا ملٹری فورسز فرنٹیئر کانسٹبلری 'محسود سکاؤٹس اور دوسری فورسز کے شروع کردہ گرینڈ آپریشن کے بارے میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق سینکڑوں افراد زخمی ہو گئے ہیں- فورسز نے بیشتر مقامات کو خالی کروا کر راستے صاف کر دیئے ہیں- قبائلیوں سے بھاری اسلحہ پکڑا گیا- درجنوں گرفتار ہو گئے- متعدد افراد ایمبولینسوں کی عدم فراہمی اور سڑکیں بند ہونے سے ہلاک ہو گئے- ملیشیا کی پیش قدمی جاری ہے- آفریدی قبائل نے تیراہ کے مقام پر 40- ہزار افراد پر مشتمل لشکر تشکیل دینے کا اعلان کر دیا ہے ان قبائلیوں کو افغان تنظیموں سے اسلحہ کی فراہمی کے لئے ایک سیاسی جماعت رابطے کا کام دے رہی ہے-

○ خیبر ایجنسی پشاور میں میزائلوں کی بھرمار ہو گئی ہے- پشاور کا ائرپورٹ اور فضائیہ کا ہیڈ کوارٹر بھی نشانہ بن سکتے ہیں- شلوبر قمبر قبائل میں کئی کئی کلومیٹر تک مار کرنے والے "سکر 20" اور سیسم میزائل پہنچا دیئے گئے ہیں- پشاور اور نواح کی بستیاں خطرے میں ہیں-

○ صدر مملکت فاروق لغاری نے یوم آزادی پر اپنے پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان 21ویں صدی میں ایک خوشحال ملک کی حیثیت سے داخل ہو گا- آج اس بات کا عہد کریں کہ ہم سب لسانی نسلی علاقائی مذہبی تفرقہ بازی اور رنگ و نسل کے اختلافات بالائے طاق رکھ کر ملکی وقار کے لئے جدوجہد کریں گے- وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے یوم آزادی کے موقع پر اپنے پیغام میں دعا کی ہے کہ خدا ہمیں پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک جمہوری ملک بنانے کی توفیق دے اور قائد اعظم کا حقیقی وارث ہونے کے قابل بنائے-

○ کراچی میں چھاپوں اور گرفتاریوں کے خلاف تھانوں اور سی آئی اے کے مراکز کا گھیراؤ کیا گیا- گارڈن میں ٹارچر سیل کے انکشاف پر آپریشن مڈنائٹ میں 12 سے زیادہ افراد کی گرفتاری سے علاقے میں اشتعال پھیل گیا- 100 سے زیادہ خواتین نے جلوس نکالا- مظاہرین نے دو گھنٹے تک ہنگامہ کیا بعد ازاں بعض نوجوانوں کو رہا کر دیا گیا-

○ فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے خیال ظاہر کیا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم کے نئے دھڑے کو اصل ایم کیو ایم تسلیم کر کے اس سے مذاکرات کرے گی- تاہم اگر بعض لیڈر الطاف سے الگ بھی ہو گئے تو کراچی میں امن قائم نہیں ہو گا-

○ سعودی عرب کے ایک جلاوطن گروپ قانونی حقوق کے تحفظ کی کمیٹی نے سعودی عرب میں ایک سیاسی کارکن کو سزائے موت دیئے جانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سعودی حکمران اس اقدام کے نتائج کے ذمہ دار ہوں گے- یہ کمیٹی 1993ء میں یونیورسٹی کے پروفیسروں اور مذہبی راہنماؤں نے قائم کی تھی-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم مڈٹرم الیکشن کا نہیں سوچ رہے- الطاف حسین کو پاکستان لانے میں وقت لگے گا- ہم کسی تنظیم میں کوئی دھڑا نہیں بنا رہے- انہوں نے دعویٰ کیا کہ کراچی میں دس سال بعد حکومت کی اتھارٹی قائم ہوئی ہے- انہوں نے کہا کہ ہم نے دو سال میں ملک کی اتنی خدمت کی ہے کہ اس ریکارڈ کی بناء پر ہم کسی بھی انتخاب میں جیت سکتے ہیں- ایسا فیصلہ قائد ایوان کی صوابدید ہے- لیکن ہمارے ساتھیوں کا خیال ہے کہ اسمبلی کو پانچ سال کی مدت پوری کرنی چاہئے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کو ان کے ساتھی یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ کراچی کے مسئلے پر حکومت کو ڈیڈ لائن دیں- تحریک نجات دوبارہ شروع کرنے پر بھی غور ہو گا-

○ ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ ایشیائی ممالک کو بدعنوان کہنے والی مغربی اقوام ہم سے زیادہ گندی ہیں- دوسروں میں کیڑے نکالنے والے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھیں جو ہم سے بھی زیادہ گندا ہے- انہوں نے کہا کہ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ آسٹریلیا یورپ اور شمالی امریکہ میں بدعنوانی ہم سے کہیں زیادہ ہے- امریکی کانگریس کے ارکان' فرانسیسی' اطالوی اور برطانوی بھی بدعنوان ہیں-

○ مقبوضہ کشمیر میں جن غیر ملکی سیاحوں کو الفاران نامی ایک تنظیم نے اغوا کیا تھا اس نے اپنے مطالبات پورے نہ ہونے پر ایک مغوی سیاح کو ہلاک کر کے اس کی بے سر کی نعش پہل گام کے قریب پھینک دی ہے-

○ عالمی بینک نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سرکاری محکموں میں نئی بھرتی پر پابندی لگائیں- اور اخراجات کم کریں- وفاقی اور صوبائی وزراء کی تعداد بھی کم کی جائے- وزراء اور سیکرٹریوں کے غیر ملکی دوروں میں بھی کمی کی جائے- صوبائی حکومتیں ہر ضلع کی سطح پر اخراجات میں کمی اور وسائل میں اضافے کی مہم چلائیں تاکہ آنے والے برسوں میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم مڈٹرم الیکشن سے کم کوئی بات قبول نہیں کریں گے- الیکشن غیر جانبدار نگران حکومت کرائے- بے نظیر غیر ذمہ دار حکمران ہیں- مڈٹرم الیکشن کی بات کر کے مکر گئیں ہیں- حکومت کو اب ایک مہینے کے لئے بھی برداشت نہیں کریں گے- "نان بھٹو" حکومت کے لئے رابطے موجود ہیں-

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ فوج اور رینجرز کا پیپلز پارٹی کی سیاست کے لئے استعمال ملک سے زیادتی ہو گا-

○ وزیراعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کی غیر ملک روانگی سے پہلے اہم افسران کے تبادلے کا پروگرام طے کر لیا گیا ہے-

○ بس کی چھت پر بیٹھے چار مسافر درخت کے تنے سے ٹکرانے کے بعد ہلاک ہو گئے- یہ بس منڈی بہاؤالدین سے کھاریاں جا رہی تھی کہ جوڑا کے قریب یہ حادثہ پیش آیا-

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو 24- اکتوبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گی-

○ وفاقی وزیر جے سالک نے نیویارک میں کہا ہے کہ پاکستان میں جداگانہ انتخابات سے اقلیتوں میں احساس محرومی پیدا ہوا ہے-

○ قومی اسمبلی میں اسیر ارکان کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے اپوزیشن نے ہر اجلاس میں 5 منٹ کا واک آؤٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے-

○ کراچی میں اورنگی کا محاصرہ کر کے گھر گھر تلاشی لی گئی- درجنوں نوجوان پکڑے گئے حراست میں لئے گئے نوجوانوں کو آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر تفتیش کے لئے ٹرکوں میں نامعلوم مقامات پر منتقل کر دیا گیا- شرپسندوں نے ناظم آباد میں،، گاڑیاں نذر آتش کر دیں-

○ امریکہ نے تسلیم کر لیا ہے کہ وہ پاکستان کو ۲۸ ایف سولہ طیاروں کی رقم واپس کر دے گا-

حسن نکھار مجربات!
روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے تحفہ قیمت ۶/-
زرگل ہیئر آئل
بالوں کے قدرتی حسن کو قائم رکھتا دماغ کو تروتازگی اور ٹھنڈک پہنچاتا اور ان کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے- قیمت ۲۰/-
حسن نکھار کریم
کیل مہاسے اور چھائیوں کا علاج- قیمت ۱۰/-
حسن نکھار ابٹنہ
چہرہ میں شگفتگی، نکھار اور جاذبیت پیدا کرتا ہے
قیمت ۱۲/-
سفوف سکاکائی
بالوں کو لمبا، ملائم اور چمکدار بناتا ہے- مرض سکری و خشکی کو دور کرتا ہے- قیمت ۱۲/-
ناصر دواخانہ- گولبازار ربوہ
فون:- 212434- 211434 (04524)

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکلوانا کوئی علاج نہیں
دانت درد کا فوری علاج
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں-
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا مسوڑھوں سے خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج • فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدنما دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں